Fikr-o-Nasar (Islamabad) 11:6 (1973)

تنقید و تبصرہ

علامات قیامت اور نزول مسیح : تالیف مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری،
مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا محمد رفیع صاحب ۔
ناشر : مکتبہ دارالعلوم، کراچی ۔ ۱۴
صفحات ۱۷۰، قیمت درج نہیں ۔ کتابت و طباعت عمدہ، کاغذ سفید

یہ کتاب تین علیحدہ علیحدہ مضامین کا مجموعہ ہے جو مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اور ان کے صاحبزادہ جناب محمد رفیع صاحب کے تحریر کردہ ہیں ۔ پہلا باب " مسیح موعود کی پہچان " ہے جس میں قرآن مجید اور روایات کی روشنی میں مسیح موعود کی تمام علامات کو جمع کرکے ایک نقشہ کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے ۔ یہ کل ۱۷۰ علامات ہیں جو قرآن مجید اور کتب احادیث و آثار کے حوالوں کے ساتھ درج کی گئی ہیں ۔ ساتھ ہی ہندوستان کے بعض مدعیان مسیحیت کے دعووں سے تقابل بھی کیا گیا ہے ۔ اس تقابلی نقشہ سے ایک نظر میں معلوم کیا جاسکتا ہے کہ اس قسم کے دعاوی کی علمی اور تاریخی حیثیت کیا ہے ۔ لیکن نہایت حیرت کی بات ہے کہ اس مفید مجموعہ میں بہت سی ایسی روایات بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر درج ہوگئی ہیں جن پر علمائے حدیث نے کلام کیا ہے ۔ بہتر ہوتا کہ اس ذیل میں صرف ان تفصیلات کو جگہ دی جاتی جو مستند کتب حدیث میں موجود ہیں اور کم از کم روایتی اعتبار سے علمائے حدیث نے ان میں کسی قباحت کی نشاندھی نہیں کی ۔ اس فہرست میں بعض ایسی روایات بھی موجود ہیں جن کو بعض علمائے حدیث کے حوالہ سے آگے چل کر خود اسی کتاب کے مؤلف نے ضعیف یا موضوع بتایا ہے ۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.
http://iri.iiu.edu.pk/

دوسرا باب حضرت مفتی صاحب ھی کے ایک عربی رسالہ ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح،، کا ترجمہ ھے جو موصوف کے صاحبزادے مولانا محمد رفیع صاحب نے ''نزول مسیح کی احادیث متواترہ،، کے نام سے کیا ھے۔ اس باب میں وہ تمام احادیث جمع کر دی گئی ھیں جن میں یہ بتایا گیا ھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃوالسلام قیامت کے قریب دنیا میں کب اور کس طرح نزول اجلال فرمائیں گے ۔ یہ احادیث استاذالاساتذہ حضرت مولانا سید محمد انورشاہ صاحب کاشمیری مرحوم نے انتخاب کی تھیں ۔ بعد میں کچھ مزید احادیث کا اضافہ اس مجموعہ میں کیا گیا اور اس طرح یہ تقریباً ۱۱۶ احادیث ھیں ۔ ان میں سے ابتدائی چالیس احادیث (از صفحہ ۳۰ ۔ تا ۔ ۸۶) کے بارے میں مترجم جناب رفیع صاحب کی تحقیق یہ ھے کہ یہ سب کی سب سند کے اعتبار سے انتہائی قوی ھیں ۔ باقی احادیث و آثار (از صفحہ ۸۶ تا ۱۱۶) کے بارے میں محققین نے سکوت فرمایا ھے، لیکن شامی محقق علامہ عبد الفتاح ابوغدہ کی تحقیق کے مطابق ان میں سے کچھ احادیث ضعیف اور کچھ کلیتاً موضوع بھی ھیں ۔ اس کے باوجود مرتب نے ان تمام احادیث کو ''احادیث متواترہ،، کا عنوان دیا ھے ۔ بہتر ھوتا کہ موضوع اور ضعیف روایات کو اس مجموعہ سے حذف کردیا جاتا، لیکن مؤلفین نے نہ جانے کس مصلحت کے تحت ایسا کرنے سے گریز کیا ھے ۔

• کہا جاسکتا ھے کہ مرتب نے ھر ضعیف یا موضوع حدیث کی اپنے اپنے مقام پر نشاندھی کر دی ھے ۔ لیکن سوال یہ ھے کہ اس کتاب کے قارئین میں کتنے ایسے اصحاب علم ھیں جو ان اصطلاحات سے واقف ھیں یا ان فنی (Technical) مباحث کو سمجھ سکتے ھیں جو اس ذیل میں جابجا حواشی میں دئیے گئے ھیں، (مثال کے طور پر ملاحظہ ھو صفحات ۸۶ - ۸۷ کے حواشی میں درج کی جانے والی خالص فنی بحث) ۔ احادیث موضوعہ کو

اس طرح عام کتابوں میں اردو ترجمہ کے ساتھ چھاپ چھاپ کر عوام الناس تک پہنچانا جس سے ان کو یہ تاثر ہوتا ہو کہ یہ فی الواقع حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات ہیں محتاط عالموں کے نزدیک پسندیدہ عمل نہیں ہو سکتا۔ ہماری حقیر رائے میں یہ ایک نہایت نازک مسئلہ ہے جس پر نہایت احتیاط اور باریک بینی کے ساتھ غور کیا جانا چاہئے۔

تیسرا حصہ ''علامات قیامت، علامات قیامت کا مفہوم، ان کی اہمیت، اقسام، متعلقہ احادیث کی ایمان افروز تفصیلات اور زمانی ترتیب کے لحاظ سے ان کی جامع فہرست،، پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ تمام تر مولانا محمد رفیع صاحب کا مرتب کردہ ہے جس میں قیامت اور علامات قیامت کے بارے میں ۲۳ صفحہ کے ایک تمہیدی نوٹ کے بعد ۲۰۹ علامات کو مختلف کتب روایات و آثار سے جمع کرکے قلمبند کردیا گیا ہے۔ مرتب محترم نے ان تمام علامات کو ترتیب زمانی کے ساتھ قلمبند کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کوشش میں وہ بڑی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں، ۔ اس حصہ میں بھی روایات کے انتخاب میں اصول روایت و درایت کو خاطر خواہ طور پر مدنظر نہیں رکھا گیا۔ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن مرتب کرتے وقت مؤلفین و ناشرین سطور بالا میں پیش کی گئی گذارشات پر توجہ دیں گے۔

بحیثیت مجموعی پیش نظر کتاب ایک قابل قدر اور مفید کوشش ہے۔ ہمارے زمانہ میں بعض فتنہ پرداز لوگوں نے نزول مسیح علیہ السلام کے مسئلہ کو اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ اس سلسلہ میں بلاوجہ خلط مبحث پیدا کر کے امت میں مفسدۂ عظیم پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس گروہ کی ان کوششوں کے تدارک کے لئے سب سے بہتر صورت یہی ہوسکتی ہے کہ مسئلہ زیر بحث کو علمی طور پر اس قدر منقح کرکے وسیع پیمانہ پر اس کی اشاعت کی جائے کہ عوام الناس اور عام

تعلیم یافتہ لوگوں کے اذہان میں کسی قسم کے شکوک و شبہات سرے سے پیدا ہی نہ ہوسکیں ۔ یہ کتاب بلا شبہ اس سلسلہ میں ایک اچھی اور بہت اچھی کوشش ہے، اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو زیادہ سے زیادہ عام کرے اور ہم سب کو ہر قسم کی لغزشوں سے محفوظ رکھے ۔

محمود احمد غازی

اللہ کے حکم : مولف : حافظ نذر احمد صاحب

صفحات ۹۶ تقطیع ۲۰ — ۳۰ - ۱۶ قیمت دو روپیہ (تدریس القرآن ٹرسٹ گوجرانوالہ چھاؤنی کی طرف سے بلا معاوضہ مل سکتی ہے ۔)

ناشر : مسلم اکادمی نذر منزل ۲۹ - ۱۸ محمد نگر لاہور۔

یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اور قرآنی تعلیمات کے ۸۰ احکامات پر مشتمل ہے جن میں سے ۴۰ اوامر اور ۴۰ نواہی ہیں ہر حکم سے متعلق قرآنی آیت کا حصہ مع حوالہ درج کرکے اس کتاب کا ترجمہ دینے کے بعد آسان عبارت میں اس امر یا نہی کی حکمت بتائی ہے ۔ انتخاب و ترتیب مضامین میں بچوں کی صلاحیت کا لحاظ رکھا گیا ہے ۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ امت مسلمہ کو لامتناہی ذمہ داریوں سے جہاد مسلسل کے ذریعہ عہدہ برا ہوتے رہنے کی تعلیم دیتا ہے ۔ یہی کلمہ توحید ”لاالہ الااللہ“ کا خلاصہ ہے معاشرے کو رذائل و شر سے پاک کرکے فضائل و خیر کی طرف بڑھاتے رہنا ہی اسلامی تعلیمات کی روح ہے نئی نسل کو اس انداز سے تربیت دینے کے بعد ہی ہم اسے معرکۂ خیر و شر میں جہاد مسلسل کرنے کے قابل بناسکتے ہیں ۔

آؤ مدینہ چلیں : مرتبہ : حافظ نذراحمد صاحب

صفحات : ۱۱۲ ، کاغذ سفید ، کتابت گوارا ، سائز $\frac{۳۰ \times ۲۰}{۱۶}$ قیمت : دو روپیہ
ناشر : مسلم اکادمی ۔ نذر منزل ۲۹—۱۸ محمدنگر علامہ اقبال روڈ ۔ لاہور

یہ کتابچہ مختلف سفر نامہ ہائے حجاز کے ملخص آزاد اقتباسات اور مرتب کی اپنی ڈائری کے تاثرات پر مشتمل ہے ۔ جا بجا مختلف نقشوں کے ذریعہ بعض اہم مقامات کی توضیح بھی کی ہے ۔ ترتیب مضامین سے قاری کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ خود پاکستان سے سفر حجاز کر رہا ہو اور مختلف راستوں اور مقامات سے گزر رہا ہو ۔ کتاب جس طرح سفر حجاز پر جانے والوں کے لئے مددگار ہے اسی طرح اس سفر سے واپس آنے والوں کے لئے بھی یادوں کی بہار ہے ۔

صفحہ ۲۰ پر مرتب نے لکھا ہے ''روضۂ اقدس گو حج کا حصہ نہیں لیکن عشق و محبت کا فریضہ ہے ایسا بدنصیب کون ہوگا جو اتنا سفر کرے اور مرکز عشق پر حاضری نہ دے اور حضور کے سواجہہ شریف میں درود و سلام کے شرف سے محروم رہے ۔ ہر زائر حرم حج سے پہلے یا حج کے بعد روضہ اقدس کی زیارت کو حاضر ہوتا ہے ۔،،

لیکن صفحہ ۱۸ پر درج ہے : اللہ توفیق دے تو لازمی طور پر حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کو مدینہ‌منورہ جائے،، ۔

ہمیں ان اقتباسات میں ''حج کا حصہ نہیں،، اور ''لازمی طور پر،، کے الفاظ کھٹکے ہیں شاید یہ تناقض وفور جذبات کا آئینہ دار ہے ۔

عبدالرحمن طاہر سورتی